بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر

لاہور پاکستان

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ روپے، سہ ماہی ۶ روپے، ماہوار ۲ روپے

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۷ صلح ۱۳۲۷ ہش | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ | ۲۷ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۶ جنوری ۱۹۴۸ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع منظر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم کے گلے کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

اوڑی سے جموں تک کی ہندوستانی فوجیں محصور ہوگئیں اور ان کی سپلائی لائن کٹ گئی

مسئلہ کشمیر کے بارے میں سمجھوتے کی قوی امید

لیک سکس ۲۶ جنوری۔ ہندوستان اور پاکستان کے سلامتی کونسل کے وفود نے ہفتہ کے آخری ایام اپنی اپنی حکومت سے مشورہ کرنے میں گزارے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے استصواب رائے کے متعلق ان شرائط پر سمجھوتہ ہونے کی قوی امید ہے (۱) کشمیر سے تمام ان فوجوں کا اخراج جو لڑ رہی ہیں (۲) کشمیر کے جو باشندے باہر چلے گئے ہیں ان کی واپسی کا انتظام اور ان کے نقصانات کا معاوضہ (۳) کشمیر میں حفاظتی کونسل کی زیر نگرانی ایک غیر جانبدار عارضی حکومت کا قیام جس کی نگرانی میں استصواب رائے ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب تک ہندوستان اس بات پر زور دیتا رہا ہے۔ کہ کشمیر سے ہندوستانی فوج کا نکالنا ناممکن ہے۔ کیونکہ امن اور قانون کے قیام کے لئے ان کا وہاں رہنا ضروری ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا حل اس طرح کیا جائے گا۔ کہ ہندوستانی فوج کو ہی عارضی طور پر حفاظتی کونسل کے ماتحت کر دیا جائے گا۔ تاکہ وہ درمیانی عرصہ میں بین الاقوامی طاقت کے طور پر کام کر سکے۔ پناہ گزینوں کی واپسی کے مسئلہ پر زیادہ بحث و تمحیص کی توقع نہیں ہے۔ البتہ تیسری شرط زیادہ نازک ہے۔ کیونکہ ہندوستان اب تک اس بات کا حامی رہا ہے۔ کہ شیخ عبد اللہ کی حکومت کے تحت ہی استصواب رائے ہو (باقی صفحہ ۸ کالم ۲)

امن کونسل میں سر محمد ظفر اللہ خان کی تقریر

لیک سکس ۲۵ جنوری۔ کل سیکیورٹی کونسل کے اجلاس میں سر محمد ظفر اللہ خان نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے نمائندہ نے بعض غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ میں کونسل کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں قادیان (مشرقی پنجاب) کا رہنے والا ہوں۔ میرا اپنے گھر کو پانچ دن تک لوٹا گیا لیکن حکومت ہند اب بھی غلط بیانی پر مصر ہے۔ اور بار بار کہہ رہی ہے کہ نہیں لوٹا گیا۔ آپ نے لوٹ مار اور جدال و قتال کے متعدد واقعات بیان کئے۔ کہ مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا ہے۔ اور ایک سوچی سمجھی ہوئی سکیم پر عمل کیا گیا ہے۔ مسٹر سیتلواد نے ہندوستان کا معاملہ پیش کرنے میں نئے انداز سے کام لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام جولائی میں عمل میں آیا ہے۔ اور یہ واقعہ ہندوستان میں کشمیر کے شمول سے پہلے کا ہے۔ لیکن مسٹر سیتلواد اس قتل عام کا ذکر کرنا بالکل بھول گئے۔ جو ہندوستان کے متعدد مقامات میں ہوئے۔ فسادات مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب دونوں میں ہوئے۔ لیکن ان میں بڑا فرق ہے۔ مغربی پنجاب میں جو فسادات ہوئے وہ عوام کے اندھے جوش کی علامت تھے۔ ان پر بہت جلد قابو پا لیا گیا۔ لیکن مشرقی پنجاب کے فسادات ایک منظم سازش اور تحریک کا نتیجہ تھے۔ جو حملے کے ہر حصے میں یکے بعد دیگرے شروع کئے گئے اور انہیں اس وقت ختم کیا۔ جب مسلمانوں کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ مسٹر سیتلواد نے کہا ہے کہ (باقی صفحہ ۲ کالم ۴)

اوڑی کے محاذ پر آفریدی قبیلہ کا شاندار کارنامہ

دشمن کی نقل و حرکت کا جائزہ

تراڑ کھل ۲۶ جنوری۔ اوڑی کے محاذ پر آفریدی قبیلہ کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے آزاد فوج کے ایک ترجمان کا کہنا ہے۔ کہ دشمن کا جائزہ لینے والے آفریدی پٹھانوں کے ایک دستہ نے تین فٹ گہرے برف کے تودوں پر چلنا شروع کیا۔ اور اس طرح چلتے چلتے انہوں نے ۵۰ میل کا لمبا سفر طے کر لیا۔ حتیٰ کہ وہ دشمن کی ڈیفنس لائن کے بالکل قریب مہورا الیکٹرک پاور سٹیشن تک پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنی مشاہدات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس علاقہ میں دشمن نے تمام دیہات کو خالی کرا لیا ہے۔ اور ان کو قلعے بنا لیا ہے۔ راستوں میں سرنگوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ فوجی ترجمان کا کہنا ہے۔ کہ اس آفریدی دستہ نے اور بھی بہت سی معلومات بہم پہنچائیں۔ جو ہندوستانی فوجوں کا پیچھا کرنے کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوں گی۔ (ا۔ پ)

اسمبلی چیمبر کے سامنے خواتین کا مظاہرہ

لاہور ۲۶ جنوری۔ آج اڑھائی سو خواتین نے مغربی پنجاب اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کیا کہ شریعت بل کے پیش کرنے میں کیوں غیر ضروری تاخیر کی جا رہی ہے اسپیکر میاں ممتاز دولتانہ نے انہیں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ تا حال موصول نہیں ہوئی۔ اس وجہ سے تاخیر ہوئی ہے۔ خان ممدوٹ نے باہر آ کر انہیں مطمئن کیا۔ جس سے مظاہرات پُر امن طریق سے منتشر ہو گئیں۔

(ادورینٹ)

شرعیت بل اسمبلی میں پیش نہیں ہو سکا

لاہور ۲۶ جنوری۔ آج مغربی پنجاب اسمبلی میں شریعت بل پیش نہ ہو سکا۔ کیونکہ اس کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی ابھی تک اپنی رپورٹ تیار نہیں کر سکی معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ سیشن میں یہ بل پیش نہ ہو سکے گا۔ (ادورینٹ پریس)

— کراچی ۲۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا عبد اللہ خان صدر آل مسلم لیگ کو مشرقی بنگال کے حلقہ جنوبی تنگیال سے ضمنی انتخاب لڑنے کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔

شرق اردن کا نمائندہ وفد لندن میں

لنڈن ۲۶ جنوری۔ شرق اردن کا ایک اینگلو شرق اردن کے معاہدے پر نظر ثانی کے سلسلے میں بذریعہ ہوائی جہاز کل یہاں پہنچ گیا۔ یہ وفد صرف سابقہ معاہدہ میں رد و بدل سے متعلقہ امور پر گفت و شنید کرے گا بلکہ فلسطین سے برطانوی افواج کے واپس آ جانے کی صورت میں جو نئی صورت حالات پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔ اس کے بارے میں بھی تبادلہ خیالات کرے گا۔ وفد کے لیڈر شرق اردن کے وزیر اعظم توفیق پاشا ابو الہدیٰ ہیں۔ (رائٹر)

خان ممدوٹ بلامقابلہ کامیاب ہوں گے

لاہور ۲۶ جنوری۔ آج ملتان ڈویژن کے ضمنی انتخاب کے لئے نام پیش کرنے کا آخری دن تھا۔ اس کے لئے صرف میاں افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے اپنا نام پیش کیا ہے۔ اگر ان کے کاغذات درست ہوئے۔ تو ان کی بلا مقابلہ کامیابی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ ا۔ پ

— لاہور ۲۶ جنوری۔ وزیر اعظم پاکستان آج کراچی تشریف لے گئے۔ ا۔ پ

مشرقی یورپ کے مسلمانوں کی دردناک حالت

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ مسلم امدادی کمیٹی کے چیئرمین شہزادہ ابراہیم نے جو اس وقت روم میں ہیں اپنے ایک خط میں مشرقی یورپ کے مسلمانوں کی دردناک حالت کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ روسیوں کی تلواریں البانوی، یوگوسلاوی اور بلغاروی مسلمانوں کے سروں پر پڑیں۔ اور مساجد مسمار کر دی گئیں۔ ان کے اماموں کو قتل کر دیا گیا۔ اور مسلم عوام کو سائبیریا کے جنگلات میں بھیج دیا گیا۔ لیکن دنیائے اسلام نے احتجاج میں ایک لفظ بھی نہ کہا۔ یہ مسلمان اور ان کے لیڈر تین سال سے مسلم ممالک کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔

انہوں نے اپنے خط کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس حقیقت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ کہ روس نے مسجدیں کھول دی ہیں۔ اور چند روسی مسلمانوں کو [illegible] مکہ اور مدینہ منورہ روانہ کیا ہے۔ (راشا)

پرنٹر و پبلشر: [illegible] نے پاکستان الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں [illegible] شائع کیا

ایڈیٹر: [illegible]

سرحد پاکستان پر حملے

لاہور ۲۶ جنوری - پریس نوٹ مظہر ہے کہ ایک ہندوستانی ہوائی جہاز نے پاکستان کی سرحد عبور کر کے ضلع گجرات کے بعض سرحدی دیہات پر گولیاں برسائیں۔ جس کے نتیجہ میں ایک عورت ہلاک اور تین اشخاص مجروح ہو گئے۔ سیالکوٹ کی سرحد پر جبکہ سرحدی پولیس گشت لگا رہی تھی - فوج کے ایک دستہ نے اس پر آتشباری شروع کر دی - مگر مزاحمت کی تاب نہ لا کر

کراچی ۲۶ جنوری مسٹر سری پرکاش نے جو پاکستان میں ہندوستان کی طرف سے ہائی کمشنر ہیں۔ عید میلاد النبی کے موقعہ پر ایک مجمع عظیم میں تقریر کرتے ہوئے کہا - آج کل ہندوستان ایک ایسے تمدن کو اپنانے کی کوشش کر رہا ہے - جو جملہ مذاہب کے پیش کردہ تمدنوں پر مشتمل ہو - لیکن سخت افسوس ہے کہ ابھی حال میں ہی ایسی فضا پیدا ہو گئی جس سے مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کو اپنا اپنا دشمن خیال کرنے لگے - جس کی وجہ سے ایسی شرمناک حرکتیں عالم ظہور میں آئیں کہ الاماں والحفیظ - آپ نے امید ظاہر کی کہ امن ر

کراچی ۲۶ جنوری - کراچی کی بار ایسوسی ایشن میں کل رات تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے فرمایا - حیرت کی بات ہے کہ لوگوں کا ایک حصہ یہ پروپیگنڈا کر کے کہ پاکستان کا دستور شریعت کے مطابق نہیں ترتیب دیا جائیگا عمداً شرارت کرنے پر تلا ہوا ہے - تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا - اسلامی قوانین و اصول اپنا جواب ابھی نہیں رکھتے آج بھی وہ اسی طرح قابل عمل ہیں جس طرح کہ وہ آج سے تیرہ سو سال پہلے تھے - وہ جو اس پروپیگنڈے سے متاثر ہو رہے ہیں - میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی اس بارے میں ڈرنے یا خوف کھانے کی کوئی ضرورت نہیں - کیونکہ اسلام نے ہم کو جمہوریت کا سبق دیا ہے - مساوات انصاف اور ہر شخص کے ساتھ

بقیہ صفحہ اول امن کونسل میں تقریر

حال ہی میں مغربی پنجاب میں بھی فسادات ہوئے ہمیں ان واقعات کو جھٹلانے کی ضرورت نہیں ہمیں تو اس امر کا افسوس ہے کہ حکومت ہند بہت بڑے بڑے واقعات کا اقبال ہی نہیں کرتی

سر ظفر اللہ خاں نے سکھستان سے متعلق سکھوں کے نظریہ کا ذکر کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ پنجاب بھر سے مسلمانوں کو نکال کر سکھوں کی حکومت قائم کر دی جائے - آپ نے تقسیم کونسل کی روئیداد پڑھ کر سنائی جس میں کہا گیا تھا کہ لارڈ ماونٹ بیٹن پنجاب آگاہ تھے کہ سکھ لیڈر فساد پر تلے بیٹھے ہیں - مسٹر سیتلواد کا کہنا غلط ہے کہ صرف چند اشخاص نے فساد میں حصہ لیا ہے۔

۷ فروری ۱۹۴۸ء

تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم میں شامل ہونے والے مجاہدین کو یاد رہے کہ وعدوں کا آخری وقت ۷ فروری ہے - جو وعدے اس میعاد تک آ جائیں گے - وہ وقت کے اندر سمجھے جائینگے - پس آپ اپنا وعدہ تاریخ مقررہ سے پہلے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش فرمادیں - اور جماعتوں کے عہدہ دار بھی فوری توجہ فرمادیں -

(وکیل المال تحریک جدید)

عید میلاد النبیؐ کے موقعہ پر ہندوستانی ہائی کمشنر کی تقریر

امن قائم ہونے پر مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ دوستی سے پیش آئینگے

اسلام کی ان خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے - جو اپنے اندر کمال درجہ جاذبیت رکھتی ہیں - آپ

بمبئی میں حملہ آور کو ٹریننگ دی جا رہی ہے

حیدر آباد دکن - ۲۶ جنوری پچھلے دنوں حیدر آباد کی سرحد پر حملے ہوتے رہے ہیں - ان کے متعلق بعض قطعی شواہد سے معلوم ہوا ہے کہ سٹیٹ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ایک لیڈر ان حملوں کے لئے عوام کو برانگیختہ اور منظم کر رہا ہے - چنانچہ حملہ آوروں کو ٹریننگ دینے کے لئے بمبئی میں متعدد سنٹر قائم کئے گئے ہیں - جہاں انہیں آتشیں اسلحہ بھی دیا جاتا ہے معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد نے اس کارروائی کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے -

ہم سب پاکستانی ہیں اور ایک حکومت کے باشندے ہیں

یوم میلاد کی تقریب پر قائد اعظم کی تقریر

حسن معاملگی وہ زریں اصول ہیں جو اسلام نے ہمیں سکھائے ہیں - صوبائی تفریق و امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ تفریق و امتیاز ایک بیماری ہے لعنت ہے - اور میں چاہتا ہوں کہ مسلمان اس بیماری سے اپنے آپ کو بچائیں اور اس لعنت کو اپنے نزدیک نہ آنے دیں - کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس میں یکجہتی اور اتحاد نہ ہو ہم سب پاکستانی ہیں اور ایک ہی حکومت کے باشندے ہیں - ہم کو چاہیے کہ دینی حکومت کی خاطر ہم ہر ممکن خدمت بجا لائیں - کسی قربانی سے دریغ نہ کریں حتیٰ کہ اسکی خاطر جان تک قربان کر دیں - تا ہماری یہ حکومت دنیا بھر میں سب سے زیادہ شاندار اور با اقتدار حکومت بن جائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے قانون دان تھے سب سے بڑے سیاست دان تھے - اور سب سے بڑے حکمران تھے - نیز آپ نے فرمایا اسلام صرف عقائد اور روایات کا ہی نام نہیں بلکہ یہ ایک ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے کہ جس سے انسان اپنے ہر شعبہ زندگی کو استوار کر سکتا ہے - خواہ وہ سیاست سے متعلق ہو یا اقتصادیات سے یا اس قسم کے کسی اور دوسرے شعبے سے - اس کی بنیاد

ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ جو لوگ اس بہت بڑے جرم کے ارتکاب کے ذمہ وار ہیں ان کے خلاف تحقیقات کی جائے - اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے - ہم نے یہ نہیں کہا کہ حکومت ہند نے قتل عام کا ارتکاب کیا ہے لیکن ہم یہ الزام عائد کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ قتل عام وسیع پیمانے پر ہوا اور حکومت ہند کی فوج اور پولیس نے اس میں بڑا پارٹ ادا کیا ہم چاہتے ہیں کہ پناہ گزینوں کو دوبارہ ان کے گھروں میں آباد کیا جائے اور انہیں ان کے نقصانات کا معاوضہ دیا جائے۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خاں نے نیویارک ہیرالڈ ٹریبیون اور نیویارک ٹائمز کے کٹنگ پڑھ کر سنائے آپ نے کہا کونسل حسب ذیل طریقوں سے گتھی سلجھا سکتی ہے -

۱ - اعلان کیا جائے کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ کی فوجوں کا بڑا حصہ کشمیریوں پر مشتمل ہے اور وہ آزادی کے حصول کے لئے لڑ رہا ہے ان لوگوں کو یقین دلایا جائے کہ مسلمانوں پر مظالم نہیں توڑے جائینگے - اور انہیں مجاز قرار دیا جائے گا کہ جس طرز کی چاہیں حکومت بنائیں اور جیسا چاہیں - آئین مرتب کریں -

۲ - عوام کو یقین دلایا جائے کہ ہندوستانی فوج اور دوسرے علاقوں سے در آمد شدہ لوگ تمام نکال دیئے جائینگے - اور جن لوگوں کو کشمیر سے نکلنے پر مجبور کیا گیا ہے - انہیں دوبارہ کشمیر لایا جائے گا -

۳ - کشمیریوں کو یقین دلایا جائے کہ ایک غیر جانبدار حکومت قائم کی جائیگی - تاکہ کشمیر کے لوگ بغیر کسی دباؤ کے اپنے مستقبل کے بارے میں ووٹ دے سکیں - محمد عبداللہ اعلانیہ طور پر ہندوستان میں شامل ہونے کا اعلان کر چکے ہیں اگر انکی حکومت ۴

ہوتی رہی تو عوام پر بہت برا اثر پڑے گا۔

۳ جلد بھاگ کھڑا ہوا - ریاستی فوج کے ایک اور دستہ نے تھانہ شکر گڑھ تک پیشقدمی کی - مگر پاکستان کی سرحدی پولیس نے آتشباری سے اسے پیچھے ہٹا دیا۔

ہفتہ صفائی

لائل پور ۲۶ جنوری - شہر کی صفائی کے لئے منتظمین نے ہفتہ صفائی منانے کا فیصلہ کیا ہے - جو ۲۵ جنوری سے شروع ہوا ہے - آج روز حکومت کے بڑے بڑے افسروں نے اپنی ہاتھ نے مساوات اور سادگی پر بہت زور دیا - نیز آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کی لائی ہوئی تعلیم کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ بنی نوع انسان ان پر عمل پیرا ہو کر ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے - (اپ)

مسٹر فاروق راولپنڈی کو

لاہور ۲۶ جنوری - مسٹر فاروق ترکی اخبار نویس کل راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے - اور پھر پشاور اور قبائلی علاقہ کا دورہ کریں گے (اورینٹ)

عزت دیانتداری اور حسن معاملگی کے بلند ترین اصولوں پر ہے - سب کے ساتھ مساویانہ سلوک اور سب کے ساتھ انصاف کا برتاؤ اسلام کی بنیادی تعلیم میں سے ہے اسلام میں آدمی اور آدمی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں - آزادی مساوات اور اخوت کے زریں اصولوں کو اسلام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے - آپ نے کہا - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سب سے بڑے انسان ہیں - آج سے تیرہ سو سال قبل آپ نے جمہوریت کی بنیاد ڈالی (اپ)

حیدر آباد کے خلاف پروپیگنڈا

حیدر آباد ۲۶ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حکومت نظام نے ملحقہ صوبائی حکومتوں کو احتجاجی نوٹ بھیجے ہیں جنہیں اس پراپیگنڈے کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے جو آجکل ہندوستانی پریس میں نہایت منظم طریق پر حیدر آباد کے خلاف کیا جا رہا ہے - جو بالخصوص سرحدی دیہات کے جھوٹے اور من گھڑت حملوں کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے - کہا گیا ہے کہ یہ بنیادی قصے باقاعدہ چھوٹے چھوٹے اشتہاروں کی شکل میں بمبئی وغیرہ میں چھپتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں - نیز ان کو خفیہ ریڈیو سٹیشنوں سے بھی نشر کیا جاتا ہے جو ریاستی حدود کے باہر قائم کئے گئے ہیں -

ریاست حیدر آباد میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے - ایم منشی نے آج اس خبر کی تردید کی کہ انہوں نے سرحد کا دیہات کا دورہ کرنے کے بعد انڈین یونین کو کوئی رپورٹ کی ہے جس میں یہ تجویز کی ہے کہ صوبائی حکومتوں کو متنبہ کیا جائے کہ وہ اس بارے میں سخت اقدامات کریں (اپ)

روزنامہ الفضل لاہور — بسم اللہ الرحمن الرحیم — خطبہ جمعہ — ۲۷ جنوری ۱۹۴۸ء

ہمارے لئے اب عمل کا زمانہ ہے اور عمل ہمیشہ جذبات سے ہوا کرتا ہے نہ کہ عقل سے

احمدیت کے ساتھ محض عقلی نہیں۔ بلکہ جذباتی تعلق پیدا کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۷ء — بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہر شخص اور ہر قوم کا کوئی مطمح نظر ہوتا ہے۔ اگر وہ مطمح نظر صرف عقلی نہیں ہوتا۔ بلکہ جذباتی ہوتا ہے۔ تو اُس کی ساری قوتیں اُس مطمح نظر کیلئے وقف ہو جاتی ہیں۔ اور اگر عقلی ہوتا ہے۔ تو جتنا جتنا اُسکے یقین اور اُسکے ارادہ پر اُس

عقلی مطمح نظر

کا اثر پڑتا ہے۔ اتنی اتنی توجہ اس کی طرف پھرتی چلی جاتی ہے۔ دُنیا میں ساری چیزیں جو انسان کے دماغ میں آتی ہیں۔ دو قسم کی ہوتی ہیں۔ یا فکری ہوتی ہیں یا جذباتی ہوتی ہیں۔ یعنی یا تو فکر اور عقل کے ذریعہ سے اُس نے کسی بات کو تسلیم کیا ہوتا ہے۔ اور جتنا جتنا فکر اور عقل کا اثر یا اُس کی تائید اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اُتنا اُتنا ہی اُسے اُس چیز کے متعلق شغف ہوتا ہے۔ مثلاً ایک انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ مجھے اپنی زندگی کے اچھی طرح گذارنے کے لئے تعلیم کی ضرورت ہے۔ اِس خیال کے ماتحت وہ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ اپنے وقت کو اُس قسم کی تعلیم کے حصول کیلئے جس کو وہ اپنی زندگی کے لئے مفید سمجھتا ہے خرچ کرتا ہے۔ مگر یہ خیال کہ تعلیم میری زندگی کو بہتر بنا دیگی۔

مختلف درجے

رکھتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص یہ تو سمجھتا ہے کہ تعلیم اُس کی زندگی کو بہتر بنا دیگی۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ یہ ایسی ضروری چیز نہیں جیسے کوئی شخص مثلاً تقدیر کا غلط رنگ میں عقیدہ رکھتا ہو۔ اور سمجھتا ہو۔ کہ بیشک، تعلیم ضروری ہے۔ لیکن اگر تعلیم میری قسمت میں ہوئی تو مجھے مل جائیگی۔ اب جس شخص کا یہ عقیدہ ہوگا۔ باوجود اِس کے کہ وہ تعلیم حاصل کرنا ضروری سمجھتا ہوگا۔ پوری جد و جہد حصول تعلیم کے لئے نہیں کریگا۔ کیونکہ اُس کی عقل اور فکر نے جتنی تعلیم کی ضرورت بتائی تھی۔ اُسے اُس کے دوسرے عقیدہ نے کمزور کر دیا۔ یا مثلاً ایک اور شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ مگر وہ یہ بھی سمجھتا ہے۔ کہ میرے باپ کی جائداد کافی ہے۔ اگر میں نہ پڑھوں تب بھی میں بھوکا نہیں مرونگا۔ ایسے شخص کی

جد و جہد

میں یقیناً کمزوری ہوگی۔ کیونکہ وہ سمجھیگا کہ جو فائدہ تعلیم سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ بغیر پڑھے بھی مجھے حاصل ہو سکتا ہے یا

ایک شخص مثلاً ویسے ہی خیالات رکھتا ہے۔ جیسے گذشتہ زمانہ میں کالجوں کے لڑکوں کے خیالات ہوا کرتے تھے اُن کا طریق تھا۔ کہ وہ ملک میں شورش پیدا کرنے کے لئے سٹرائکیں کیا کرتے تھے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ سٹرائکوں سے اُن کی تعلیم نامکمل رہ جائے گی۔ مگر اس کے ساتھ ہی اُن کا یہ بھی خیال تھا۔ کہ چونکہ کالج انگریزی تعلیم دلواتے ہیں۔ اور ہماری جد و جہد سے یہ تعلیم ختم ہو جائے گی۔ اِس لئے اس تعلیم کا نہ ملنا ہمارے مستقبل پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتا۔ یا جس آنے والی گورنمنٹ کیلئے ہم قربانیاں کر رہے ہیں جب وہ برسرِ اقتدار آئیگی۔ تو ہماری قربانیوں کو

قدر کی نگاہ

سے دیکھے گی اور بغیر ڈگریوں کے ہی ہمارے ساتھ وہ سلوک کریگی۔ جو ڈگری والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جیسے پچھلے دنوں ہمارے ملک میں طلباء نے مظاہرے کئے۔ اور کہا کہ ہمیں مفت ڈگریاں دی جائیں۔ کیونکہ ہم قومی خدمت کرتے رہے ہیں۔ اب جہاں تک علم کا سوال ہے۔ یہ ایک بیوقوفی کا مطالبہ تھا کیونکہ اگر ڈگری کے معنے محض بی۔ اے یا ایم۔ اے کے دو لفظ ہیں۔ تو یہ ڈگری ایک جاہل کو بھی دی جا سکتی ہے۔ ایسے شخص کو بھی دی جا سکتی ہے۔ جو ایک لفظ بھی پڑھا ہوا نہ ہو۔ اور اگر

ڈگری کے معنے

یہ ہیں۔ کہ خاص علم حاصل کرنے کے بعد کسی کو ڈگری دی جائے۔ تو چاہے کسی کو قومی خدمت کی وجہ سے وہ معیارِ علم حاصل نہ ہوا ہو۔ چاہے سُستی یا غفلت کی وجہ سے حاصل نہ ہوا ہو۔ بات ایک ہی ہو گی۔ کیا کوئی شخص اس امر کو جائز سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو شخص قوم کے لئے زخمی ہو جائے۔ اُسے ہسپتال والے کہہ دیں۔ کہ تمہیں علاج کی ضرورت نہیں تم آپ ہی اچھے ہو جاؤ گے یا یہ کہیں کہ تم تندرست ہی ہو۔ زخمی کس طرح ہو سکتے ہو۔ تم تو قوم کی خاطر لڑے تھے۔ یا اگر کوئی شخص دین کے رستہ میں زخمی ہوا ہو۔ تو اُسے کہا جائے۔ کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ تم تو زخمی ہو تم تو

خدا کے لئے

لڑے تھے۔ کیا ہماری ان باتوں سے وہ اچھا ہو جائیگا؟ اس طرح اگر کسی نے اتنا علم حاصل نہیں کیا۔ جو بی۔ اے کے دو حروف کے لئے ضروری ہے یا ایم۔ اے کے دو حروف کے لئے ضروری ہے۔ تو

محض اِسلئے کہ وہ رفیوجیز کی خدمت کرتا رہا ہے یا کوئی اور قومی کام کرتا رہا ہے۔ اُسے وہ معیارِ علم کسطرح حاصل ہو سکتا ہے۔ جو بی۔ اے یا ایم۔ اے کو حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر یہ دو حرف بغیر ایک مقررہ معیارِ علم کے حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو پھر اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ بجائے اِس کے کہ کسی کو وکٹوریہ کراس یا آئرن کراس دیا جائے۔ جب کوئی سپاہی اچھا لڑے۔ تو اُس کو بی۔ اے کی ڈگری دیدی جائے یا کوئی شخص ملک کے لئے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالے تو اُسے ایم۔ اے کی ڈگری دے دی جائے۔ اور جب یونیورسٹی سے پوچھا جائے۔ کہ اسے بی۔ اے یا ایم۔ اے کا خطاب تم نے کیوں دیا ہے۔ تو

وہ جواب دے

کہ اس نے اپنی جان ملک کے لئے خطرہ میں ڈالی تھی۔ اگر یہ شخص اس خطاب کا مستحق نہیں۔ تو اور کون ہے! کیا یہ جواب درست ہوگا۔ اور کیا کوئی بھی صحیح الدماغ انسان اِسے جائز قرار دیگا۔ اگر نہیں تو علوم کی ڈگریاں بھی معیارِ علم کے مطابق حاصل ہوتی ہیں۔ اور اگر ایسے بغیر ہم اُن ڈگریوں کو حاصل کرتے ہیں۔ تو ہم دنیا کو بھی دھوکا دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ گذشتہ دنوں ہمارے ملک میں یہی چرچا رہا اور طلباء مفت ڈگریوں کے لئے مظاہرات کرتے رہے اور انہوں نے سمجھا کہ ملک بغیر

مقررہ معیارِ علم

حاصل کرنے کے انہیں بی۔ اے یا ایم۔ اے کا خطاب دے دے گا۔ جیسے یونیورسٹیاں بعض لوگوں کو آنریری ڈگریاں دے دیا کرتی ہیں۔ مثلاً ڈی ڈی ایل۔ ڈی کی ڈگریاں بھی دے دیتی ہیں۔ حالانکہ بعض دفعہ جسے اس قسم کی ڈگری دی جاتی ہے وہ ایک حرف بھی ان علوم کا پڑھا ہوا نہیں ہوتا۔ مگر یہ اعزازی ڈگری صرف اسلئے دے دی جاتی ہے کہ اُس نے کوئی سیاسی کام کیا ہوا ہوتا ہے یا ملک کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے اُس نے قربانیاں کی ہوئی ہوتی ہیں۔ انگلستان کے قریباً تمام وزراء کو اسی طرح اعزازی ڈگریاں ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ ابھی لارڈ بالڈون فوت ہوئے ہیں۔ انہیں بھی بڑی ڈگریاں ملی ہوئی تھیں۔ مگر ان کی خدمت کیا تھی؟

خدمت یہ تھی۔ کہ گذشتہ جنگ کے موقع پر انہوں نے

ساری جائیداد

ملک کو دے دی تھی۔ اِس کے بعد ایسا چانس ہوا کہ وہ وزارتِ عظمیٰ کے عہدہ پر جا پہنچے۔ پھر کہیں گلاسگو یونیورسٹی نے اُن کو ڈگریاں دے دیں۔ کہیں کیمبرج یونیورسٹی نے ان کو ڈگریاں دیدیں۔ کہیں آکسفورڈ یونیورسٹی نے ان کو ڈگریاں دے دیں۔ مگر اِس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ان ڈگریوں کے پاس شدہ مقام پر اُس شخص کو کھڑا کر دیا جائے۔ جسے بعض اعزازی ڈگریاں ملی ہوتی ہیں۔ غرض

بیسیوں وجوہات

ہوتی ہیں۔ جو عقلی مطمح نظر کو کمزور کرنے کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ عقل کہتی ہے۔ کہ فلاں بات اِس طرح ہے۔ مگر دوسری باتیں عقل کے فیصلہ اور اُس کے مقام کو کمزور کرنے کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اِس کے مقابلہ میں جذبات جو کچھ فیصلہ کرتے ہیں سوائے اِس کے کہ جہالت سے کسی وقت اصل مقصد ہی انسانی نظر سے اوجھل ہو جائے۔ کوئی چیز اس میں روک نہیں بن سکتی۔ جذبات کی مثال ایسی ہے جیسے ماں کو اپنے بچہ سے محبت ہوتی ہے۔ ماں اپنے بچہ کی جتنی خدمت کرتی ہے۔ محض محبت اور پیار سے کرتی ہے۔ عقل سے نہیں کرتی۔ بعض دفعہ ایک عورت کی بڑی عمر ہو جاتی ہے۔ مگر پھر بھی

اولاد کی خواہش

اُس کے دل میں موجزن رہتی ہے۔ اور وہ چاہتی ہے۔ کہ اُس کے ہاں بچہ پیدا ہو۔ اور وہ اُس کی خدمت کرے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ٹوانہ خاندان میں سے (جن میں سے سر خضر حیات خاں ہیں) ایک رئیس تھے۔ جن کی بڑی عمر ہو گئی۔ مگر اُن کے ہاں اولاد نہ ہوئی۔ ستر سال کے قریب خاوند کی عمر ہو گئی۔ اور ساٹھ سال کے قریب بیوی کی عمر ہو گئی۔ آخر انہوں نے ارادہ کیا کہ ہم حج کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں دُعا کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں بچہ دے دیگا۔ اِسی احساس کے ماتحت وہ حج کے لئے چل پڑے۔ کوئی اُن سے پوچھتا کہ آپ کہاں چلے ہیں۔ تو وہ یہی جواب دیتے کہ بچہ لینے چلے ہیں چونکہ اعتقاد پختہ تھا۔ اور انہوں نے دعائیں بھی اور گریہ و زاری

غرور کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل نازل ہوا ن کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا۔ حالانکہ اُس وقت بیوی ساٹھ سال تھی۔ غرض واپس آئے تو بچہ لیکر ۔ اور ہر ایک سے یہی کہتے کہ لو

حج کے ذریعہ

یں بچہ مل گیا۔ اب دیکھو یہ ایک فطرت تھی۔ اگر اُس رت سے کوئی کہتا۔ کہ تو ساٹھ سال کی ہو چکی ہے یرا خاوند ستر سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے۔ ایسی لت میں تیرے ہاں بچہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے وہ اُس سے لڑنے لگ جاتی۔ پھر اگر اس عمر میں ئی بچہ پیدا بھی ہو۔ تو یہ یقینی بات ہے۔ کہ ماں پ اُس کے جوانی تک پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو جائینگے۔ اگر ۲۱ سال جوانی کی عمر فرض کر لی جائے ساٹھ سال کی عورت اُس وقت ۸۱ سال کی ہوگی۔ اور ستر سالہ باپ اُس وقت ۹۱ سال کا ہوگا کتنے مرد ہیں جو اس عمر کو پہنچتے ہیں۔ یا کتنی عورتیں ہیں اس عمر کو پہنچتی ہیں۔ لاکھوں لاکھ میں سے کوئی یک ہی اس عمر کو پاتا ہے۔ لیکن باوجود اس حقیقت کے اگر کوئی اُن سے کہتا۔ کہ تم کیوں اپنا وقت فضول ضائع کرتے ہو۔ تمہیں بچے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے تم تو اُس کے جوانی تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جاؤ گے تو وہ اُس کے پیچھے پڑ جاتے اور کہتے

تم تو ہمارے دشمن ہو

جو ایسی بات کہہ رہے ہو۔ غرض بچہ کی پیدائش کی خواہش عقل کے ماتحت نہیں ہوتی۔ ایک انسان مکان بناتا ہے۔ تو اسلئے بناتا ہے۔ کہ میں اس مکان میں رہونگا۔ اور سردی گرمی سے محفوظ رہوں گا۔ ایک انسان فصل بوتا ہے۔ تو اسلئے بوتا ہے۔ کہ میں فصل کو کاٹونگا۔ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ بھرونگا۔ لیکن ماں باپ بچے کی خواہش کسی خاص نیت کے ماتحت نہیں کرتے صرف اسلئے کرتے ہیں۔ کہ انہیں بچہ ملجائے یہ اُن کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی نہیں ہوتا۔ کہ بچہ بڑا ہوگا۔ تو ہمیں کما کر کھلائے گا۔ یا

ہمارا نام

روشن کرنے کا موجب ہوگا۔ کبھی گفتگو میں کوئی ذکر آجائے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ ماں باپ بچے کی خواہش محض بچے کے لئے کرتے ہیں اور کسی چیز کے لئے نہیں کرتے۔ اسی لئے بچہ کی پرورش میں کوئی چیز روک نہیں بنتی۔ کوئی ماں اسلئے اپنے بچہ کی پرورش میں حصہ لینے سے انکار نہیں کر دیتی۔ کہ میں بڑھیا ہوں۔ میں اس کی کمائی سے حصہ نہیں لے سکوں گی۔ یا کوئی ماں اسلئے اپنے بچہ کی پرورش میں کمی نہیں کریگی۔ کہ یہ کُند ذہن ہے بڑا ہو کر پڑھیگا نہیں۔ اور اسلئے روپیہ کما نہیں سکے گا۔ اسی طرح کوئی ماں اسلئے بھی اپنے بچہ کی پرورش کو نہیں چھوڑ دیتی۔ کہ ممکن ہے یہ پانچ چھ سال کے بعد یہ مر جائے۔ اور میری ساری محنت اکارت چلی جائے۔ ایسے خیالات کسی ماں کے دل میں آئیں بھی تو وہ ان کو غداری سمجھے گی۔ اور دیوانہ وار بچہ کی پرورش میں لگ جائے گی۔ اس قسم کی جذباتی چیزیں ہی ہیں جو

انسان کی کامیابی

کا موجب ہوتی ہیں۔ عقل و فکر محض اسلئے دی گئی ہے۔ کہ ہم بُرے اور بھلے میں تمیز کریں۔ مگر جب بُرے اور بھلے میں ہم تمیز کر لیں۔ تو عقل کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ اِسکے بعد جو چیز ہمارے سامنے ہونی چاہیئے۔ اور جس سے ہمیں کام لینا چاہیئے۔ وہ جذبات ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ جذبات اور عقل دونوں ایک وقت میں کام کر سکتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ عقل و فکر صرف ایک وقت کام کرتے ہیں پھر اُن کا دَور ختم ہو جاتا ہے۔ اور جذبات کا دَور شروع ہوتا ہے۔ جیسے

انسانی عمر کے مختلف دَور

ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک دَور بچپن کا ہے۔ پھر اس بچپن کے دَور کے کئی حصے ہیں۔ ایک پنگھوڑے کا زمانہ ہے۔ ایک دودھ پینے کا زمانہ ہے۔ ایک کھیلنے کودنے کا زمانہ ہے۔ بچپن کے بعد جوانی اور نشوونما کا زمانہ ہے۔ پھر شادی بیاہ کا زمانہ ہے پھر بچوں کا زمانہ ہے۔ پھر اعلیٰ درجہ کے کام کرنے کا زمانہ ہے۔ پھر کمزوری اور ضعف کا زمانہ ہے۔ جس میں دماغ کا کام تو بڑھ جاتا ہے۔ مگر جسم کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر قویٰ کے اضمحلال کا زمانہ ہے۔ جس طرح یہ دَور مختلف ہیں۔ اسی طرح کاموں کے بھی مختلف حصے ہیں۔ عقل انسان کو صرف ایک حد تک لے جاتی ہے۔ اِسکے بعد

جذبات کا زمانہ

شروع ہوتا ہے۔ جو شخص ساری عمر عقل کو اپنے ساتھ لئے چلا جاتا ہے۔ وہ کہیں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جو شخص ساری عمر جذبات سے کام لئے چلا جاتا ہے۔ وہ بھی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جو شخص اُس وقت جذبات سے کام لیگا۔ جب عقل سے کام لینا چاہیئے۔ تو وہ غلط فیصلہ کریگا وہ یہ نہیں دیکھیگا کہ واقعہ میں یہ کام مفید ہے یا نہیں وہ صرف اپنے میلان کو دیکھیگا۔ اور میلان غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص اُس وقت عقل سے کام لے گا۔ جب جذبات سے کام لینے کا وقت ہوگا وہ بھی کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ بے اطمینانی کی حالت میں رہیگا۔ اور کبھی نڈر اور بے خوف ہو کر اپنے لئے کوئی راستہ تجویز نہیں کر سکے گا۔ جب ایک شخص دعوے کرتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے دُنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو

ہمارا پہلا فرض

یہ ہے۔ کہ ہم عقل سے کام لیں۔ اور غور کریں۔ کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے یا نہیں مگر جب ہم نے اُسے مان لیا۔ تو پھر عقل کا کام ختم ہو گیا۔ پھر جذبات کا زمانہ شروع ہونا چاہیئے۔ اور ہمارا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ہم عقل کی بجائے جذبات سے کام لیں اور اس قدر کام لیں۔ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی ہم اِس سے اِدھر اُدھر نہ ہوں۔ جس طرح ماں اپنے بچہ کی عقل سے نہیں۔ بلکہ جذبات سے پرورش کرتی ہے۔ اِس طرح ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم اُس مدعی کے ساتھ عقلی نہیں بلکہ جذباتی تعلق رکھیں۔ عقل تبھی تک تھی۔ جب تک ہم نے اُسے نہیں مانا تھا۔ جب ہم نے مان لیا۔ تو عقل کا کام ختم ہو گیا۔ اس کے بعد جذبات کا دَور شروع ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب

جنگِ بدر

کے لئے تشریف لے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے گو آپ کو معلوم تھا۔ کہ جنگ ہوگی۔ مگر ساتھ ہی آپ کو یہ ہدایت تھی۔ کہ ابھی یہ صورتِ حالات صحابہ کو نہ بتائی جائے۔ صحابہ کا خیال تھا۔ کہ وہ قافلہ جو شام سے تجارت کر کے واپس آ رہا ہے۔ ہمارا اُس سے مقابلہ ہوگا۔ اِسی لئے صحابہ میں سے بہت تھوڑے لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ اور اکثر مدینہ میں ہی رہ گئے۔ کیونکہ وہ جنگ کی امید نہیں رکھتے تھے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میدان جنگ کے قریب پہنچے۔ تو آپ نے صحابہ کو اکٹھا کیا۔ اور فرمایا مجھے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ کفار سے ہماری جنگ ہوگی۔ اب تم بتاؤ کہ تمہاری کیا صلاح ہے۔ آیا تم اس خیال سے کہ ہم تیاری کر کے نہیں آئے۔ واپس لوٹنا چاہتے ہو یا اس خیال سے کہ خدا نے موقع دے دیا ہے۔ کہ ہم دشمن سے اپنے

اختلافات کا فیصلہ

کر لیں۔ لڑنا چاہتے ہو۔ مہاجرین صحابہ یکے بعد دیگرے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ ہم لڑائی کے لئے تیار ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے۔ کہ جنگ ہو۔ تو ہم ڈرتے نہیں۔ اگر تھوڑے ہیں۔ تو کیا ہوا! پہلے ایک نے مشورہ دیا پھر دوسرے نے مشورہ دیا۔ پھر تیسرے نے مشورہ دیا۔ پھر چوتھے نے مشورہ دیا۔ پھر پانچویں نے مشورہ دیا۔ پھر چھٹے نے مشورہ دیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر مشورہ کے بعد فرماتے اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ جب یکے بعد دیگرے پانچ سات مہاجرین کھڑے ہوئے اور ہر ایک کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے چلے گئے۔ کہ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ تو ایک انصاری کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو مشورہ تو مل رہا ہے یکے بعد دیگرے مہاجرین کھڑے ہو کر اپنے

جذبات کا اظہار

کر رہے ہیں۔ مگر آپ بار بار فرماتے ہیں۔ کہ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ شاید آپ کی مراد ہم انصار سے ہے۔ کہ اے انصار تم مجھے مشورہ دو۔ کہ اس موقعہ پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ٹھیک سمجھے ہو۔ میرا یہی منشا ہے اِس پر اُس نے کہا یا رسول اللہ غالباً آپ کا اشارہ اُس معاہدہ کی طرف ہے۔ جو ہم نے آپ سے اُس وقت کیا تھا۔ جب ہمارا وفد مکہ میں آپ سے ملا۔ اور ہم نے اِس شرط پر آپ کی بیعت کی تھی۔ کہ اگر مدینہ پر دشمن نے حملہ کیا۔ تو ہم اپنی جان اور اپنا مال قربان کر کے آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی حفاظت کرینگے جس سے یہ نتیجہ نکلتا تھا۔ کہ اگر مدینہ سے باہر لڑائی ہوگی۔ تو ہم اِس معاہدہ کے پابند نہیں ہونگے۔ بلکہ آزاد ہونگے۔ خواہ شامل ہوں یا نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ٹھیک ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ! جب ہم نے وہ معاہدہ کیا تھا۔ اُس وقت ایمان ابھی ہمارے دِل میں داخل نہیں ہوا تھا۔ ہمارے دماغوں نے بیشک سمجھا تھا۔ کہ یہ شخص سچا ہے۔ لیکن ہم نے یہ نہیں سمجھا تھا۔ کہ

نبی کا رُتبہ

کیا ہوتا ہے۔ اور اُس کے ساتھ کس قسم کی محبت کا تعلق ہونا چاہیئے۔ اِس لئے ہم نے ایسی ایسی شرطیں کی تھیں۔ مگر یا رسول اللہ! اس کے بعد ہمیں پتہ لگ گیا۔ کہ نبی کا کیا رُتبہ ہوتا ہے اور ہمارا عقلی تعلق محبت کے تعلق سے بدل گیا اسلئے اب شرطوں کا کوئی سوال ہی نہیں۔ یا رسول اللہ! سامنے سمندر ہے۔

آپ ہمیں حکم دیجیئے

تو ہم اُس میں بلا دریغ کود جائیں گے۔ اور اگر دشمن سے مقابلہ ہوا۔ تو یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑینگے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔ وہ آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہ واقعہ بتا رہا ہے۔ کہ عقل اور جذبات کا کیا تعلق ہے۔ انصار جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اُس وقت اُن کا آپ سے صرف عقلی تعلق تھا۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اور مدینہ بھی ایک چھوٹی سی جگہ ہے۔ اگر دشمن نے کسی وقت

مدینہ کا محاصرہ

کر لیا۔ تو چونکہ ایک چھوٹی جگہ میں مقابلہ ہوگا۔ ہم دشمن سے لڑیں گے۔ اور مرینگے۔ لیکن باہر ہم دشمن کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ اُس وقت عقل یہی کہتی تھی۔ مگر جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے مان لیا۔ اور آپ کی شان کو انہوں نے پہچان لیا۔ تو عقل کا دَور ختم ہو گیا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ جب یہ سچا ہے۔ تو اب عقل کا کام ختم ہے۔ اب

عمل کا زمانہ

شروع ہوتا ہے۔ اور عمل ہمیشہ جذبات سے ہوتا ہے۔ دُنیا میں کوئی عمل جذبات کے بغیر نہیں ہوتا۔ عمل کامل ہمیشہ جذبات سے وابستہ ہوتا ہے۔ اور انسان کامل وہی ہوتا ہے جو ایک حد تک عقل سے کام لینے کے بعد اُسے کہتا ہے کہ اے عقل تیرا شکریہ اب تو میرا پیچھا چھوڑ اب جذبات سے کام لینے کا وقت آگیا ہے۔ اور جب جذبات سے کام لینے کا وقت آجائے۔ تو اُس وقت یہ نہیں سوچا جاتا۔ کہ فائدہ کیا ہے۔

...نقصان کیا ہے۔ اچھا کیا ہے یا برا کیا ہے۔ مفید کیا ہے۔ اور مضر کیا ہے۔ مرنا کیا ہے اور جینا کیا ہے کیونکہ جذبات کے میدان میں ان چیزوں کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ تو دیکھو انصار نے کیسے ... طور پر اس نکتہ کو بیان کیا ہے۔ کہ جب تک ایمان ... نہیں تھا۔ ہمارا تعلق محض عقلی تھا۔ لیکن اس کے بعد ہمارا عقلی تعلق نہیں رہا۔ عقل سے کام لیا جائے ... انسان یہی کہتا ہے۔ کہ میں کیوں مروں؟ یا کس حد تک ... کروں؟ مگر جذبات یہ ہے کہ جب بچہ بیمار ہوتا ... ہے ٹائیفائڈ ہوتا ہے۔ چالیس چالیس دن تک بخار چلتا چلا جاتا ہے۔ تو ماں راتوں کو جاگتی ہے خبر گیری کرتی ہے۔ اور ہر وقت بچہ کی نگہداشت ... اس کی تیمار داری میں مصروف رہتی ہے اس وقت اگر کوئی شخص اسے یہ کہے۔ کہ تو اتنی مشقت کیوں اٹھاتی ہے۔ تو کچھ دیر کے لئے رات کو آرام بھی کیا کر ... یہ نہیں کہے گی۔ کہ وہ اک اچھا مشیر اور ہمدرد ... بلکہ وہ اسے گالیاں دے گی اور کہے گی۔ تو کہاں سے ... خیر خواہ نکل آیا۔ اسی طرح اصل مقام ایمان کا

جذباتی ایمان

... ہوتا ہے۔ جب تک عقل سے کوئی چیز تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس وقت تک تم اسے کبھی قبول نہ کرو ... لیکن جب عقل سے کوئی بات تمہاری سمجھ میں آجاتی ... اور اس کے درست ہونے کے تمام دلائل تم ... پر واضح ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے بعد ایک ہی ذریعہ ... کامیابی کا رہ جاتا ہے۔ کہ تم عقل کو تہہ کر کے ... رکھ دو اور جذبات کی رو میں بہ جاؤ۔ صرف جذبات ... جذبات تمہارے اندر کام کر رہے ہوں۔ جب ...

جذبات کی کشتی

... بیٹھے۔ اس وقت تک تم

حوادث اور طوفان

سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ تمام انبیاء ... جماعتوں نے ایسا ہی کیا۔ اور تمہیں بھی ایسا ہی کرنا ... اگر احمدیت تم نے عقل سے قبول نہیں کی۔ تو تم ... سرے سے دلائل پر غور کرو۔ اور نئے سرے ... سوچو۔ کہ مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے ... یا نہیں اور اگر تم پہلے سوچ چکے ہو یا دوبارہ سوچ ... کر نتیجہ نکال لیتے ہو کہ

احمدیت سچی ہے

... اگر تم کوئی بھی نفع دنیا میں حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ... اگر تم کوئی بھی مفید کام دنیا میں کرنا چاہتے ہو۔ تو تم ... عقل کو تہہ کر کے رکھ دو اور اسے کہو کہ تو نے جس حد تک ... رہنمائی کرنی تھی کر دی۔ اب تمہارا کام نہیں اب جذبات ... کے کام لینے کا وقت آگیا ہے۔ اب

موت اور حیات

... نفع اور نقصان کا میرے لئے کوئی سوال نہیں۔ ... جب تک میں نے حقیقت کو نہیں سمجھا تھا۔ مجھے ... نفع اور نقصان کا احساس تھا۔ لیکن جب ... میں نے حقیقت کو سمجھ لیا۔ تو ہر نیک انجام یا ہر ... انجام میرے لئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چند تازہ رؤیا

فرمودہ ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

(۱)

فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک جلسہ میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور مغربی پنجاب کے لوگ میرے مخاطب ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ اسلام کے معنی ہی امن دینے کے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو اسلام کے نام کا ادب کرتے ہوئے غیر مسلموں کو اپنے ملک میں امن دینا چاہیئے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ مسلمانوں کو مشرقی پنجاب میں امن حاصل نہیں تو یہ خطرہ اس بات کا موجب نہیں ہونا چاہیئے کہ مسلمان اپنے علاقہ میں ہندوؤں اور سکھوں کو قتل کریں یا انہیں امن سے نہ رہنے دیں۔ مسلمان کا بہرحال فرض ہے۔ کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے علاقہ میں غیر مسلموں کی جان کو خطرے میں نہ پڑنے دے۔ اگر غیر مسلم انہیں کسی دوسری جگہ پر قتل بھی کرتے ہوں۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب ایک عام آدمی بھی اپنے کار ندے کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ تو مسلمان اگر خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت اس ملک میں کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ خود دوسرے علاقہ میں ان مسلمانوں کی جان اور ان کے مال کے نقصان کا بدلہ لے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ مسلمان خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کریں۔ اور پھر گھاٹے میں رہیں۔

ایک بے حقیقت شے

ہے۔ میرا راستہ میرے سامنے ہے۔ اور اس سے ہٹنا یا ادھر ادھر ہونا میرا کام نہیں۔ یہی اور یہی ایک ذریعہ ہے۔ جس سے پہلے انبیاء کی جماعتیں کامیاب ہوئیں اور یہی اور یہی ایک ذریعہ ہے۔ جس سے تم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہو۔

(۲)

چند دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں بیٹھا ہوا ہوں اور میری دائیں طرف ایک اور احمدی بیٹھے ہیں۔ جہاں تک میرا حافظہ کام دیتا ہے۔ وہ قاضی ... عالم صاحب ضلع گوجرانوالہ کے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ مجھ سے کہتے ہیں آپ کی شکل بعض دفعہ بالکل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتی ہے۔ پہلے بھی آپ کی شکل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتی تھی۔ اور اب پھر مجھے بالکل انہی کی طرح آپ کی شکل نظر آتی ہے۔

(۳)

میں نے دیکھا۔ کہ جس مکان میں ہم اب ہیں اس کی اوپر کی منزل سے برآمدہ میں ایک سانپ۔ کوئی ڈیڑھ دو گز کا پڑا ہے۔ اچھا موٹا سانپ ہے۔ اس کی اوپر کی کھال کا رنگ سبز ہے۔ اور نیچے کی کھال کا رنگ بھوسلا ہے۔ اس کے ارد گرد دو تین آدمی کھڑے ہیں جن کے ہاتھوں میں سوٹیاں ہیں۔ میں اپنے کمرے میں شور سن کر باہر نکلا۔ اور اس سانپ کو دیکھا۔ اس کے دائیں بائیں چھوٹی چھوٹی چیزیں جیسے اون کے گولے ہوتے ہیں۔ پڑی ہوئی ہیں۔ ان کی شکل اور قد بالکل ایسے ہیں۔ جیسے پہلے دن کے مرغی کے بچے ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ مرغی کے بچے ہمارے عزیز ہیں۔ خاص طور پر یہ ذہن میں نہیں کہ یہ ہمارے خاندان میں سے ہیں یا احمدی ہیں یا دوسرے مسلمان فرقوں میں سے ہیں۔ صرف میں ان کو عزیز خیال کرتا ہوں جس دائرہ میں کہ دوسرے مسلمان کہلانے والے لوگ بھی آجاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جن کے ہاتھ میں سوٹیاں ہیں وہ اس سانپ کو مارنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس ڈر کے مارے پوری ضرب نہیں لگاتے کہ کہیں ان بچوں کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ جس طرح ان چھوٹے چھوٹے چوزوں کو میں آدمی سمجھتا ہوں۔ اور اپنے عزیز وجود سمجھتا ہوں۔ اسی طرح رؤیا میں میں اس سانپ کو ایک ریاست کا مہاراجہ سمجھتا ہوں۔ اور خواب میں مجھے اس بات پر کوئی تعجب نہیں آتا۔ کہ یہ سانپ مہاراجہ کس طرح ہے اور وہ چھوٹے چھوٹے اون کے گولے میرے عزیز کس طرح ہیں۔ مجھے اس طرح یہ بات طبعی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ وہ انسانی شکلوں میں ہوں۔ میرے ہاتھ میں بھی سوٹی ہے میں نے ان دوسرے ساتھیوں سے مل کر اس ... کو مارنا شروع کیا۔ لیکن ہر دفعہ اس احتیاط سے ضرب ... کہ کہیں بچوں کو نقصان نہ پہنچ جائے ... آخر میرے ... کسی اور نے کہ سانپ مارا گیا۔

احباب اپنی جائدادوں کا نقصان فوراً رجسٹر کرائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے آف قادیان حال رتن باغ لاہور)

اس سے پہلے بھی کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جن احمدی دوستوں کی جائیدادوں کا نقصان صوبہ مشرقی پنجاب یا صوبہ دہلی میں ہوا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے نقصان کی تفصیل درج کر کے اور پوری پوری قیمت لگا کر لاہور کے محکمہ متعلقہ میں رجسٹر کرا دیں۔ مگر ابھی تک بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ لہذا یہ اعلان دوبارہ کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے نقصان کو جلد سے جلد رجسٹر کرا دیا جائے گورنمنٹ کی طرف سے اس غرض کے لئے فارم چھپے ہوئے ہیں۔ جو دفتر نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے بھی مل سکتے ہیں۔ لیکن اگر مجبوری کی صورت میں فارم نہ ملے۔ تو بغیر فارم کے بھی ایک درخواست میں الگ الگ پیرے بنا کر اپنی ضائع شدہ جائیداد کی نوعیت اور مالیت درج کر دی جائے۔ جائیداد میں جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ہر دو علیحدہ علیحدہ دکھائی جانی چاہئیں۔ اور جائیداد منقولہ (زمین مکان اور دوکان وغیرہ) کا جائے وقوع بھی درج کرنا چاہیئے۔ قادیان سے آئے ہوئے دوست بھی اس طرف فوری توجہ دیں۔ محکمہ متعلقہ کا پتہ یہ ہے:۔

رجسٹرار آف کلیمز ۳ ٹمپل روڈ ۔ لاہور

ریکارڈ کی غرض سے نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو بھی درخواست کی نقل بھجوا دی جائے۔

نماز جمعہ کے شامیانوں کی تیاری
خدمت اور ثواب کا بہترین موقعہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت نماز جمعہ کے انتظام کے لئے شامیانے اور قناتیں تیار کی جا رہی ہیں۔ گرمیوں کا موسم آنے والا ہے۔ اور ہمارے محبوب امام کی اقتداء میں ہزاروں نماز پڑھنے والے احباب کے لئے دریوں، شامیانوں اور قناتوں کی ضرورت ہوگی۔ پس جو دوست بھی اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہوں۔ خواہ وہ کس قدر قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی اپنی رقوم براہ راست دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ لاہور جودھامل بلڈنگس کے پتہ پر ارسال فرما دیں اور اپنے اسماء گرامی سے نظارت تعلیم و تربیت کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جاویں گے۔ (نظارت تعلیم و تربیت)

خدمت دین کی خواہش کرنیوالوں کیلئے موقعہ

نظارت دعوت تبلیغ میں بوجہ سلسلہ پر مالی بوجھ کے کارکنان کی تخفیف کی گئی ہے۔ لیکن بعض کام ایسے اہم اور ضروری ہیں۔ کہ جو کسی رنگ میں بند نہیں کیا جا سکتا اگر ایسے دوست۔ جو پنشنر ہوں۔ اور ان کا تمام دن یا دن کا کچھ حصہ فارغ ہو۔ اور وہ سلسلہ کی خدمت روزانہ تھوڑا سا وقت دے کر کام کرنے کی خواہش رکھتے ہوں تو وہ براہ کرم مجھ سے ملیں جزاھم اللہ۔
(خاکسار مرزا بشیر احمد بیگ نائب ناظر دعوت و تبلیغ
۱۸ میکلیگن روڈ لاہور)

درخواست دعا

قاضی محمد صدیق صاحب کاتب دفتر اخبار الفضل کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور اب دو ماہ سے میو ہسپتال میں ہیں احباب درد دل سے ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۴۸ء

کشمیر میں ہندوستانی فوج

حفاظتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر اب رائے کے متعلق جس سمجھوتے کی توقع کی جاتی ہے۔ اس کی پہلی شرط یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ تمام بیرونی نبرد آزما فوجوں کو کشمیر سے نکال دیا جائیگا۔ ہندوستان اس بات پر زور دیتا چلا آیا ہے۔ کہ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کا رہنا قیام امن کے لئے ضروری ہے۔ اس کے متعلق یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سمجھوتہ ہو جانا ممکن ہے کہ حفاظتی کونسل کی جانب سے ایک عارضی حکومت جو قائم ہوگی۔ ہندوستانی فوجوں کو عارضی طور پر اس کے ماتحت کر دیا جائے گا۔ اور وہ بطور بین الاقوامی فوج کے استعمال کی جائیں گی۔ ہمارے دانست میں یہ تجویز انصاف و عدل پر مبنی نہیں ہے۔ ہندوستانی فوج ہندوستانی فوج ہی رہے گی۔ خواہ اس کا نام کچھ بھی رکھ دیا جائے۔ اور خواہ وہ کسی کے ماتحت ہو۔ اس کے تو صاف یہ معنی ہیں۔ کہ دراصل جو شرط بیرونی افواج کے اخراج کے متعلق لگائی گئی ہے۔ اس کی پابندی نہیں کی جائے گی۔ اور ہندوستانی فوج کو اس کے اثر سے مستثنےٰ کر دیا جائیگا اور ہندوستان کی خواہش کہ ہندوستانی فوج کشمیر میں موجود رہے پوری ہو جائے گی۔ یہ ایک فریب خیال کے سوا کچھ بھی نہیں۔

اگر عبوری عارضی حکومت کو فوجی طاقت کی ضرورت ہے۔ اور اس کی کوئی اور صورت نہیں نکل سکتی۔ تو چاہیئے۔ کہ آزاد کشمیر ہندوستان اور پاکستان کی مخلوط فوج سے یہ کام لیا جائے جس میں برابر کی نسبت ہو۔ اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ آزاد کشمیر فوج کا اخراج کس طرح کیا جائے گا۔ کیا اس کو نکالنے کے لئے حفاظتی کونسل ہندوستانی افواج کو استعمال کرے گی۔ اس طرح تو وہ بھی ہندوستان کے ساتھ ایک متنازعہ فریق بن جائیگی

ضروری اطلاع

مرکزیہ انصار اللہ کا دفتر قادیان سے لاہور آگیا ہوا ہے اس کے سلسلہ ز عما و عہدہ داران انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) اپنی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں دفتر مرکزیہ انصار اللہ جودھامل بلڈنگ لاہور پاکستان کے پتہ پر بھجوائیں۔ (قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

اپنے بچے تعلیم کے لئے چنیوٹ بھیجیے

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بہترین اساتذہ اور بہترین طریقہ تعلیم میسر ہے

احباب کو علم ہوگا۔ کہ اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں طلباء کی تعداد اور تعلیمی ترقی کی رفتار دوسرے سکولوں کی نسبت روز افزوں ترقی پر ہے۔ مگر چونکہ ہمارا مطمح نظر خصوصاً احمدی بچوں کی تربیت ہے۔ اس لئے ہم احمدی والدین پر خاص طور پر زور دیں گے۔ کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں بھیجیں۔ سکول میں اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین قابلیت کے اساتذہ موجود ہیں۔ جو سکول ٹائم کے علاوہ بھی بچوں کی بورڈنگ میں تعلیم اور نمازوں کے اوقات مقرر ہیں۔ اور اساتذہ اپنی نگرانی میں تمام طلباء کی پابندی اوقات کا خیال رکھتے ہیں۔ آپ کو یقین ہو جائے گا۔ کہ تعلیم کے ابتدائی دور میں اس قسم کی بہترین تربیت کے سامان اور کسی سکول میں بھی میسر نہیں جداوسط ماہوار خرچ صرف بیس روپے فی طالب علم ہے۔

(نظارت تعلیم و تربیت)

خدمت دین کا موقعہ

وہ احباب جو خدمت دین کا ولولہ رکھتے ہوں اور آنریری طور پر دس بیس روز دین کا کام کر سکتے ہوں۔ نظارت بیت المال سے خط و کتابت فرمائیں ان کے حسب حال انشاء اللہ کام دیا جائے گا۔

(نظارت بیت المال)

انجمن احمدیہ رسالپور

رسالپور (صوبہ سرحد) میں انجمن احمدیہ کا قیام حال ہی میں عمل میں آیا ہے اسکے لئے حسب ذیل عہدہ داروں کی منظوری دی جاتی ہے:۔ پریذیڈنٹ: مولوی غلام حسین صاحب جنرل سیکرٹری ۔ حوالدار محمد حنیف صاحب سیکرٹری مال: بابو خورشید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت } سارجنٹ محمد حنیف صاحب
تبلیغ و محاسب }

(ناظر اعلیٰ)

چندہ جلسہ سالانہ

گذشتہ اشاعت میں عہدیداران مال جماعتہائے مقامی کو اس امر سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ کہ چندہ جات کی بروقت وصولی کی ذمہ داری ان پر ہے۔ اگر کسی جماعت کی طرف سے چندوں کی مرکز میں آمد مطابق حیثیت مالی جماعت مقامی ہو رہی ہے۔ تو اس کی تعریف کے مستحق مقامی عہدیداران مال ہیں۔ اور اگر مرکز میں چندوں کی وصولی اس جماعت کی مالی استطاعت کے مقابلہ میں کم ہو رہی ہے۔ تو اس کی ذمہ داری اس جماعت کے عہدہ داران مال پر ہے بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال جماعتہائے مقامی کو اس بارہ میں دوبارہ توجہ دلاتے ہوئے عرض خدمت ہے کہ جماعتوں کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار بہت ہی دھیمی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ساٹھ ہزار روپیہ تھا۔ لیکن اس وقت تک تمام وصولی صرف بارہ ہزار روپیہ ہے۔

ہمارے لنگر پر مہمانوں کی کثرت سے اخراجات کا اس قدر بوجھ ہے۔ کہ ماہ ستمبر ۴۷ء سے اب تک ڈیڑھ لاکھ روپیہ قرض لے کر خرچ کیا جا چکا ہے۔ اس لئے احباب جماعت اور عہدیداران مال کو خاص طور پر اس چندہ کو وصول کر کے مرکز میں بھجوانے کی طرف خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ (نظارت بیت المال)

جاری کردہ:- محکمہ سول سپلائیز (مغربی پنجاب)

برطانیہ کو سٹرلنگ کے ذریعہ یورپ کے ساتھ ملانے کی سکیم

لنڈن ۲۶ جنوری - برطانیہ کو بذریعہ سٹرلنگ یورپ کے ساتھ ملانے کی سکیم کے متعلق یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ اس طرح برطانیہ علیحدہ جزیرہ کی شکل میں قائم نہیں رہ سکیگا۔ اور اس سے برطانیہ کا حفاظتی پہلو بھی کمزور ہو جائے گا۔ فوجی ماہرین اس سکیم کے فائدوں اور نقصانات کا مطالعہ کرتے ہوئے مذکورہ بالا باتوں پر بھی غور کر رہے ہیں۔

اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے سے اقتصادی اور سوشل نقطہ نگاہ سے بہت سے فائدوں کی توقع کی جاتی ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ سو سال کے عرصہ میں کئی بار اس کے حق میں ایجی ٹیشن کی گئی ہے۔ آج کل پھر اس سکیم کا زور شور سے چرچا کیا جا رہا ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک پارلیمنٹری کمیٹی اس موضوع پر غور کر رہی ہے۔ اور فرانسیسی نمائندوں کے ساتھ مشترکہ میٹنگوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ (استار)

کراچی - ۲۶ جنوری حکومت سندھ نے پاکستان کی مرکزی حکومت کو پیشکش کی ہے کہ وہ ان کے زائد سٹاف میں سے سو ملازمین کو فوری طور پر صوبائی حکومت کے دفاتر میں کھپانے کے لئے تیار ہے (او - پی - آئی)

شرق اردن کا وفد آج لنڈن پہنچے گا

لنڈن ۲۵ جنوری - توقع ہے کہ شرق اردن کا وفد آج اتوار کے روز عمان سے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن پہنچے گا۔ وہ برطانیہ اور شرق اردن کے معاہدہ ۱۹۴۶ء پر حکومت برطانیہ کے ساتھ نظر ثانی کریگا اس کے لیڈر شرق اردن کے وزیر اعظم توفیق الهدی پاشا ہیں۔ یہ وفد پیر کی شام کو مسٹر بیون سے ملاقی ہو گا اور منگل کے روز وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کے ساتھ ضیافت کھائیگا۔

کل برطانیہ میں شرق اردن کے وزیر مختار امیر عبدالمجید حیدر دفتر خارجہ گئے اور وہاں انہوں نے اعلیٰ افسروں سے گفت و شنید کی۔

اسوقت اس سوال کے متعلق کہ شرق اردن کا وفد کیا نکات اٹھائے گا۔ سوائے قیاس آرائی کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ موجودہ معاہدہ شرق اردن کو مکمل طور پر خود مختار بناتا ہے اور اسمیں شرق اردن اور برطانیہ کے درمیان دائمی امن دوستی اور مشترکہ مفادات پر اثر انداز ہونے والے خارجی پالیسی کے معاملات میں مشاورت کی شرائط ہیں۔ جنگ کے دوران میں باہمی امداد پر اتفاق ہے بشرطیکہ کوئی فریق منشور اقوام متحدہ اور دوسرے بین الاقوامی میثاقوں کی وجہ سے مجبور نہ ہو) برطانیہ کو شرق اردن میں اپنی مسلح فوجیں رکھنے کا حق حاصل ہے۔ یہ معاہدہ ۲۵ سال کے لئے کیا گیا تھا۔ (استار)

حکومت نظام نے پاکستان کو قرضہ نہیں دیا

حیدرآباد ۲۶ جنوری - حکومت نظام نے ایک پریس نوٹ میں اس خبر کی پرزور تردید کی ہے کہ حکومت نظام نے پاکستان حکومت کو ستر کروڑ روپے قرض دیا ہے۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ خبر سراسر بے بنیاد ہے (اپ)

مسٹر بھابھا مستعفی ہو رہے ہیں

کلکتہ - ۲۶ جنوری - ایک روزنامہ اخبار کے نامہ نگار مقیم دہلی کی اطلاع ہے کہ انڈین یونین کے وزیر تجارت مسٹر سی - ایچ بھابھا اپنے عہدے سے مستعفی ہونا چاہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعض گھریلو حالات کی بناء پر وہ مستعفی ہو رہے ہیں۔ آج کل ان کی جگہ کسی اور شخص کو متعین کرنے کا سوال زیر غور ہے (او - پی - آئی)

کراچی میونسپل کارپوریشن کے میئر حکیم محمد احسن نے ممبران کارپوریشن کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۷ جنوری کو طلب کیا ہے۔ تاکہ ان معاملات کو جو دیر سے معرض التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ فیصل کیا جا سکے۔ (اورینٹ)

جدید ایشیا میں برطانوی کاروبار کے لئے اپیل!

لنڈن ۲۴ جنوری - انڈو برٹش ایسوسی ایشن کے ترجمان اخبار "انڈین فیڈریشن" نے ایشیا اور برطانیہ کے عارضی تعلقات پر ایک طویل مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ "دور رس سیاسی تبدیلیاں اس بات کی طالب ہیں کہ جو لوگ مشرق میں برطانوی تجارت کی نمائندگی کریں انکا کردار مضبوط ہو۔ کیونکہ اب انہیں ایسے حالات کا سامنا کرنا ہے جن کی مثال زمانہ سابق میں نہیں ملتی۔

"عدن اور شنگھائی کے درمیانی ایشیائی علاقہ میں یورپ کے سیاسی اقتدار کی جڑیں کمزور ہو چکی ہیں۔ لیکن ابھی غیر سیاسی معاملات میں ان کی ذمہ داری باقی ہے۔

"ایشیا کے جدید دور میں مواقع باافراط ہوں گے اور یہاں برطانوی تاجر اور کاریگروں کو کاروبار کرنے اور ہوشیاری دکھانے کا موقعہ مل جائے گا۔" (استار)

دمشق: ۲۴ جنوری - فلسطینی عرب منتظمہ علیا کے ممبر اور بیت المقدس میں عرب دفتر کے سابق ڈائریکٹر محمد لسکری یہاں پہنچے اور شامی وزیر دفاع سے ملاقات کی۔ (استار)

عراق میں تیل صاف کرنے کا نیا کارخانہ

لنڈن ۲۶ جنوری - عراق میں تیل صاف کرنے کا ایک نیا کارخانہ قائم کرنے کے لئے عراق کے نمائندے برطانوی کارخانہ داروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ یہ بات چیت ایک ہفتے تک ختم ہو جائے گی۔ عراق میں اس قسم کا یہ پہلا کارخانہ ہے۔ جس پر حکومت عراق کا مکمل قبضہ ہو گا۔ حکومت عراق کے ڈائریکٹر جنرل آف اکانومکس ڈاکٹر ندیم اس سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر ندیم نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ یہ کارخانہ اٹھارہ ماہ کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ کارخانہ شمالی بغداد میں بیجی کے مقام پر قائم کیا جائے گا۔ اس میں ہر سال ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ گیلن پٹرول ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ گیلن مٹی کا تیل، ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ گیلن ڈیزل آئیل اور ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ گیلن فیول آئل صاف کیا جائے گا۔ اس پر لاکھوں پونڈ خرچ ہوں گے۔ اس کی مدد سے عراق میں کپڑا اور سیمنٹ وغیرہ تیار کرنے کے کارخانے کھولے جائیں گے امید کی جاتی ہے۔ کہ کارخانہ تعمیر کرنے اور اسے چلانے میں برطانوی ٹیکنیکل ماہرین حکومت عراق کی مدد کرینگے (استار)

کلکتہ - ۲۶ جنوری حکومت مغربی بنگال ضلع نوادویپ کا نام تبدیل کر کے نادیہ رکھنا چاہتی ہے۔ چنانچہ ۲۲ جنوری سے اس پر عمل شروع ہو گیا ہے (اورینٹ)

انڈین یونین کا حکومت پاکستان کے نام احتجاجی نوٹ

نئی دہلی - ۲۶ جنوری - انڈین دستور ساز اسمبلی کا بجٹ سیشن ۲۸ جنوری سے شروع ہو رہا ہے - لالہ دیش بندھو گپتا اس میں ایک تحریک التوا پیش کریں گے - جو ریاست جیسلمیر کے سرحدی دیہات پر بعض پٹھانوں کے حملے سے متعلق ہے۔ تحریک میں توجہ دلائی گئی ہے کہ حکومت اس حملے کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۲۳ جنوری کو ریاست بہاولپور کی جانب سے پٹھانوں کے ایک گروہ نے جو جدید آلات سے مسلح تھا ریاست جیسلمیر کے سرحدی دیہات پر حملہ کیا۔ بہت سے دیہاتیوں کو مار ڈالا اور متعدد مکانات نذر آتش کئے حکومت ہندوستان نے پاکستان حکومت کے نام ایک احتجاجی نوٹ ارسال کیا ہے جس میں تاوان کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ (اپ)

وزیر اعظم لنڈن سے عراق پہنچ گئے

لنڈن ۲۶ جنوری - عراق کے وزیر اعظم سید صالح جبر بمعہ دیگر اصحاب۔ کل بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن سے عراق روانہ ہو گئے۔ آپ یہاں اینگلو عراقی معاہدے کے سلسلے میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ گزشتہ ہفتے عراق اور انگلستان کے درمیان جو بیس سالہ معاہدہ ہوا ہے آپ نے عراق کی طرف سے اس کو منظور کرتے ہوئے اس پر اپنے دستخط ثبت کئے (رائٹر)

سردار پٹیل پٹنہ جا رہے ہیں

نئی دہلی - ۲۶ جنوری سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان کل شام آگرے روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ ایک رات قیام کرنے کے بعد پٹنہ جائیں گے امید ہے آپ ۲۷ جنوری کو واپس نئی دہلی پہنچ جائیں گے۔ (اپ)

صوبہ سی پی میں مزید پناہ گزینوں کی گنجائش نہیں

بمبئی ۲۶ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ سی پی کی حکومت نے حکومت بمبئی کو لکھا ہے۔ کہ اب صوبہ میں مزید پناہ گزینوں کے بسنے کی گنجائش نہیں ہے - لہذا بہتر ہو گا۔ کہ بمبئی سے سی - پی کے دیہات پر ٹکٹ بند کر دئے جائیں مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی - پی نے آئندہ بیلٹ کے لحاظ سے پناہ گزینوں کو آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جو لوگ صنعت و حرفت کے ماہر ہوں گے حکومت صرف انہیں بسانے کی کوشش کریگی (اورینٹ)

لارڈ ماؤنٹ بیٹن بمبئی میں

بمبئی ۲۶ جنوری - لارڈ ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل پاکستان مع لیڈی ماؤنٹ بیٹن کل شام بھوپال سے یہاں پہنچے - اعزازی پریڈ کا معائنہ کرنے کے بعد آپ گورنر بمبئی کے ہمراہ سیدھے گورنمنٹ ہاؤس کیا تشریف لے گئے (اپ)

بمبئی میں ہڑتال بدستور جاری ہے

بمبئی ۲۶ جنوری ایک لیبر لیڈر کا بیان ہے۔ کہ حکومت بمبئی کے شعبہ انجینئرنگ کے چھ ہزار کارکنوں نے جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس کی حالت ابھی تک اصلاح پذیر نہیں ہوئی۔ پورٹ ٹرسٹ اور کارکنوں میں کشمکش بدستور جاری ہے۔ کارکنوں کا مطالبہ ہے کہ ۳ یوم کی بجائے ۱۹ یوم کی رخصت دی جائے۔ نیز تنخواہ کے علاوہ پندرہ روز کی رقم کے برابر بونس ملنا چاہیئے۔ مگر پورٹ ٹرسٹ ان مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ (اورینٹ)

ولادت

مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی کے ہاں مورخہ ۲۳/۱۲ کو ایک لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے برہان احمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ نذیر احمد خلیق کلرک انتخاب

آفریدی پٹھانوں کا ایک دستہ ہندوستانی فوج کی حفاظتی لائن تک جا پہنچا۔ عربوں اور یہودیوں میں تصادم

گاندھی جی اپنے برت کی کامیابی پر مطمئن ہیں

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ اتوار کی شام کو پرارتھنا کے بعد تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے بتایا کہ روزانہ یہ خوشکن اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ دہلی میں اب امن ہے۔ اور جہاں تک فرقہ دارانہ تعلقات کا سوال ہے کسی قسم کے خوف یا فکر کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے۔ اپنے ہندو اور مسلمان دوستوں سے مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ رفتہ رفتہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں پھر اتحاد قائم ہوتا جا رہا ہے۔ اور لوگوں پر یہ حقیقت آشکار ہوتی جا رہی ہے۔ کہ اگر وہ باہم لڑتے اور جھگڑتے رہے۔ تو ان کے لئے روزانہ کے مشاغل کو انجام دینا مشکل ہو جائے گا۔ حالات کو بہتر بنانے کے لئے آپ نے تجویز پیش کی۔ کہ ہر ہندو اور سکھ کو چاہیئے کہ وہ پرارتھنائی اجتماع میں شرکت کے لئے ایک ایک مسلمان کو اپنے ساتھ لائے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کی درگاہ واقعہ مہرولی کا ذکر کیا۔ فسادات کے زمانہ میں درگاہ کو صدمہ پہونچا تھا۔ پچھلے چند دنوں میں اس کی مرمت کی گئی ہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کے سالانہ عرس میں پہلے بھی ہندو اور مسلمان دونوں شریک ہوتے تھے۔ آپ نے خواہش ظاہر کی۔ کہ اس سال بھی ہندو حسب سابق اس میں شرکت کریں۔ اور بغیر پولیس کی امداد کے مہرولی جانے والے مسلمانوں کو ان کی جان و مال کی حفاظت کا یقین دلائیں۔ اور امید ظاہر کی کہ برت کے نتیجہ میں جو خوشگوار فضا پیدا ہوئی ہے وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہے۔ اور اس میں آئندہ کسی قسم کے خلل پڑنے کا امکان ہی نہ رہے۔ آپ نے کہا کہ میں اب پاکستان جانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ پاکستان اب ایک غیر ملک ہے۔ اس لئے میں وہاں اجازت سے ہی جا سکتا ہوں۔

زبان کے اعتبار سے جو نئے صوبے بنانے کی تجویز کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا صوبائی زبانوں کی ترقی کے لئے صوبوں کی حدود کا از سر نو تعین ضروری ہے۔ اگرچہ ہندوستان کی قومی زبان ہندوستانی ہی رہے گی لیکن اس طرح سے ہندوستان کی موجودہ متحدہ پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آنا چاہیئے۔ (ا۔پ)

مغربی پنجاب اسمبلی کی روئداد

لاہور ۲۶ جنوری۔ آج مغربی پنجاب اسمبلی میں خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ وزیر اعظم نے میاں نور اللہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ احاطے جو اب تک کسی کو نہیں دیئے گئے ہیں فوراً پناہ گزینوں کو دے دیئے جائیں۔

میاں نور اللہ نے ایک اور سوال کیا جو ان تین امور پر مشتمل تھا (۱) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبے میں لکڑی کی سخت قلت ہے۔ (ب) اور کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ زمینداروں کو اپنے زراعتی اوزار بنانے میں سخت دقت محسوس ہو رہی ہے۔ کیونکہ انہیں مناسب حال لکڑی میسر نہیں آ رہی (ج) اگر یہ صحیح ہے۔ تو حکومت صوبے میں ان حالات کو درست کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔ اور حکومت کا محکمہ جنگلات لکڑی کی کمی کو پورا کرنے کے سلسلے میں کیا کر رہا ہے۔

سردار شوکت حیات خان نے ان سوالوں کا جواب دیتے ہوئے اس بات کو تسلیم کیا کہ واقعی صوبے میں لکڑی کی سخت قلت ہے۔ زمینداروں کی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ وہ اپنے اوزار وغیرہ بنانے کے لئے دیہات میں عام اُگے ہوئے درختوں سے لکڑی حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز حکومت آجکل ایندھن کی قلت کے پیش نظر ایک بل تیار کر رہی ہے جس کی رُو سے دیہاتوں کی غیر زرعی اور بے کار زمینوں میں درخت اگائے جائینگے۔ دیوار اور کیل وغیرہ قسم کی لکڑی کی بھی قلت ہے۔ لیکن مغربی پنجاب میں اس کی پیداوار کو نہیں بڑھایا جا سکتا۔ کیونکہ یہاں کی آب و ہوا اس کی پیداوار میں مد نہیں ہے۔ چنانچہ اس قسم کی لکڑی ہمیں باہر سے ہی حاصل کرنی پڑے گی۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اگرچہ سر دست پناہ گزینوں کو زرعی زمینیں عارضی طور پر دی گئی ہیں۔ لیکن ان کو از سر نو مستقل طریق پر بسانے کے سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ فی الحال پناہ گزینوں کی تحصیل وار تقسیم کے اعداد شمار اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ (او۔پی۔آئی)

حکومت آزاد کشمیر نے نیا آئین مرتب کر لیا۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے سیکرٹری جنرل ظہیر الدین قاضی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں بتایا کہ آزاد کشمیر کی فوجوں نے اوڑی سے لے کر جموں تک انڈین یونین فوجوں کے گرد گھیرا ڈال دیا ہے۔ اور اس اڑھائی سو میل لمبے محاذ پر ہر جگہ یہ دائرہ بتدریج تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ مسٹر ظہیر الدین نے مزید بتایا کہ کشمیر میں برف پڑنے سے نہ صرف ہندوستانی فوجوں کی نقل و حرکت بند ہو کر رہ گئی ہے۔ بلکہ ان کے استقلال پر بھی بہت گہرا اثر پڑا ہے جس کے نتیجہ میں ان کی ہمتیں پست ہو گئی ہیں۔ اور دل چھوٹ گئے ہیں۔ نقل و حرکت کے راستے بالکل مسدود ہو گئے۔ اور ان کے سپاہی اپنے اپنے ٹھکانوں میں گھر کر رہ گئے۔ اور انہیں اپنے سابقہ راشن اور اسلحہ وغیرہ پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ کیونکہ نقل و حرکت کے راستے مسدود ہو جانے کی وجہ سے مزید سپلائی بالکل بند ہو گئی تھی۔

آپ نے مزید کہا کہ آزاد کشمیر کی فوجیں حصول آزادی کی خواہش سے متاثر ہو کر کشمیر کی خون جما دینے والی سردی میں بھی قوت برداشت اور لڑائی وغیرہ لڑنے میں وہ وہ کارہائے نمایاں انجام دے رہی ہیں۔ کہ جو بظاہر انسانی طاقت سے بالا معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی انکشاف کیا۔ کہ آزاد شدہ علاقہ میں باقاعدہ حکومت شریعت کے مطابق قائم کر دی گئی ہے۔ اور اب وہاں امن و امان بحال ہو چکا ہے۔ مال افسر اور دیگر حکام متعین کر دیئے گئے ہیں۔ اور پولیس بھی کافی تعداد میں بھرتی کر لی گئی ہے جو باقاعدہ نظم و نسق برقرار رکھنے میں اس کی امداد کرتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ لوگوں نے لوٹا ہوا سونا اور چاندی اور دیگر سامان حکومت کو واپس کر دیا ہے۔ عوام میں تعاون کی روح پائی جاتی ہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ حکومت آزاد کشمیر نے آزاد شدہ علاقے کے لئے ایک نیا دستور مرتب کیا ہے۔ جو شریعت کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ علماء کی ایک کمیٹی سے منظور کرا کے اس آئین کو ملک میں نافذ کر دیا جائے گا۔ (ا۔پ)

عربوں اور یہودیوں میں تصادم

یروشلم ۲۶ جنوری۔ یروشلم حیفا روڈ کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے پہاڑ میں کل رات پھیلے ہوئے عربوں اور یہودیوں کے درمیان شدید قسم کا تصادم ہوا۔ لیکن برطانوی فوج کے آ پہنچنے سے لڑائی شدت اختیار نہ کر سکی پھر دونوں طرف بیسیوں آدمی مارے گئے۔ ہوانہ ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق دس یہودی مارے گئے۔ لیکن عربوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے سترہ یہودی پار لگائے۔ اور دو برین گنیں اور دو سٹین گنیں اور دس رائفلیں ان کے ہاتھ آئیں۔

یہودیوں کا کہنا ہے کہ ان کے آدھے کے قریب آدمی برطانوی سپاہیوں کی گولہ باری کی وجہ سے مرے۔ (رائٹر)

—بمبئی ۲۶ جنوری۔ یکم جنوری سے ۲۶ جنوری تک ۱۵ جہاز اجناس خوردنی کے ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ (دیع)

بقیہ صفحہ اول۔ کشمیر کے بارے میں سمجھوتہ

اس معاملہ میں بھی سمجھوتہ اس طرح ممکن ہے کہ ایک غیر جانبدار انتظام حکومت قائم کیا جائے جو تمام متنازعہ فریقوں پر مشتمل ہو۔ اس میں مجلس اقوام متحدہ کا عنصر بھی شامل ہو۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ مسٹر بیکر (برطانیہ) نے جو تقریر ہفتہ کے روز حفاظتی کونسل میں کی تھی اس کا بحث کے رویہ پر بہت خوشگوار اثر ہوا ہے۔ آپ نے یہ اپیل کی تھی۔ کہ انسانیت کے نام پر رواداری اختیار کی جائے۔ اور ساتھ ہی یہ خطرہ بھی ظاہر کیا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ تاریخ میں نہایت ہی ہولناک ثابت ہوگی۔ اس اپیل کو فریقین مناسب خیال کر رہے ہیں۔ سوموار بعد دوپہر تک اگر کوئی خاص مشکل پیش نہ آئی جبکہ مجلس کا اجلاس پھر شروع ہونے کی امید ہے۔ تو پہلے کی نسبت زیادہ خوش آئند حل پیدا ہونے کی توقع ہے۔ (ا۔پ)

ہندوستان پاکستان کے خلاف لڑائی نہیں کرنا چاہتا

لکھنؤ ۲۶ جنوری۔ انڈین یونین کے وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے کل یہاں ریکروٹنگ ریلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان بیرونی ممالک کے خلاف جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ کسی قسم کی جارحانہ کارروائی نہیں کرنی چاہتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ اگر کسی نے ہندوستان پر حملہ کیا تو ہم اس کا مقابلہ بھی نہیں کریں گے۔ آپ نے کہا کہ آزادی مل جانے کے بعد ملکی دفاع کی ذمہ داری جس طرح فوج پر عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح پبلک پر بھی عائد ہوتی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ گذشتہ دو عالمگیر جنگوں میں ہماری فوج نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں مجھے امید ہے آئندہ ہماری فوج ان روایات کو برقرار رکھے گی۔ (ا۔پ)

انڈونیشیا نے صلح کی تجاویز منظور کر لیں

بٹاویہ ۲۵ جنوری۔ آج انڈونیشیا کی جمہوری حکومت نے غیر مشروط طور پر جمعیت اقوام کی گڈ آفیسز کمیٹی کی تجاویز کو منظور کر لیا۔ یہ تجاویز انڈونیشیا میں سیاسی تصفیہ کرانے کے لئے پیش کی گئی تھیں۔ اس سے قبل اگرچہ ۱۷ جنوری کو ڈچ حکومت اور انڈونیشیا کے درمیان صلح ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے بعد بعض غلط فہمیاں پیدا ہو جانے کی وجہ سے حالات پھر خراب ہو چلے تھے۔ لیکن اب دونوں نے گڈ آفیسز کمیٹی کی سفارشات کو غیر مشروط طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ (رائٹر)

—کراچی ۲۶ جنوری۔ مسٹر لگت سلینی پر مذاکرات کرنے کے لئے جو دہلی گیا تھا، آج واپس آ گیا۔ تاکہ حکومت پاکستان سے ضروری ہدایات حاصل کر سکے۔ (ا۔پ)